دورانِ نماز تحریر کو دیکھ کر صرف سمجھا، زبان سے نہیں پڑھا، تو نماز کا حکم

ریفرنس نمبر:Nor11146 تاریخ:30-11-2020

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک دن میں اپنے کمرے میں نماز پڑھ رہا تھا، قیام میں دورانِ قراءت سامنے والی دیوار پر لکھی ہوئی ایک تحریر پر میری نظر پڑی، تحریر واضح نہیں تھی۔ میں نے قراءت کرتے ہوئے اس تحریر کو سمجھنے کے ارادے سے کچھ دیر بغور دیکھا، تو وہ سمجھ آگئی۔ لیکن اس دوران میں قراءت کرتا رہا، زبان سے اس تحریر کو نہیں پڑھا اور نماز مکمل کرلی۔ کیا اس طرح نماز میں تحریر کو بغور دیکھ کر سمجھنے سے میری نماز فاسد ہوگئی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

پوچھی گئی صورت میں آپ نے دیوار پر لکھی ہوئی تحریر کو زبان سے نہیں پڑھا، صرف سمجھا ہے، تو آپ کی نماز فاسد نہیں ہوئی، ادا ہو گئی ہے، البتہ نماز میں کسی تحریر کو قصداً (جان بوجھ کر) دیکھنا اور اسے سمجھنا، نماز کے آداب کے خلاف ہے۔ نماز کے آداب میں سے یہ ہے کہ قیام کے دوران نظر سجدے کی جگہ پر ہو، بلاضرورت (بغیر چہرہ گھمائے) اِدھر اُدھر دیکھنا بھی مکروہ تنزیہی وناپسندیدہ ہے، لہذا خشوع و خضوع اور کامل توجہ کے ساتھ نماز ادا کی جائے۔

مراقی الفلاح میں ہے:"لو نظر المصلي إلى مكتوب وفهمه، سواء كان قرآنا أو غيره، قصد الاستفهام أو لا، أساء الأدب ولم تفسد صلاته لعدم النطق بالكلام"یعنی: اگر نمازی نے کسی تحریر کو دیکھا اور اسے سمجھا، خواہ وہ تحریر قرآن ہو یا کچھ اور ہو اور اسے سمجھنے کا ارادہ ہو یا نہ ہو، یہ بے ادبی ہے اور الفاظ نہ بولنے کی وجہ سے اس کی نماز فاسد نہیں ہو گی۔

اس کے تحت حاشیہ طحطاوی میں ہے:"وجه عدم الفساد أنه إنما يتحقق بالقراءة، وبالنظر والفهم لم تحصل وإليه أشار المؤلف بقوله لعدم النطق۔۔۔قوله:(أساء الأدب)لأن فيه إشتغالا عن الصلاة وظاهره ان الكراهة تنزيهية وهذا إنما يكون بالقصد وأما لو وقع نظره عليه من غير قصده وفهمه فلا يكره"یعنی نماز فاسد نہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ نماز کا فساد پڑھنے سے ثابت ہوتا ہے۔ تحریر کو دیکھنا اور سمجھنا، پڑھنا نہیں۔ اسی کی طرف مؤلف نے اپنے قول (لعدم النطق) سے اشارہ کیا ہے۔۔۔ اور مؤلف کا قول کہ یہ بے ادبی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ایسا کرنا نماز سے بے رغبتی ہے، کلام کا ظاہر یہ ہے کہ کراہت تنزیہی ہے اور یہ مکروہ بھی اس صورت میں ہے کہ جب ارادتاً ہو۔ اگر بغیر ارادے کے نظر پڑ گئی اور لکھا ہوا سمجھ آگیا تو مکروہ نہیں۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، جلد01، صفحہ460، مکتبہ غوثیہ، کراچی)

بحر الرائق میں ہے:"ولم يذكروا كراهة النظر إلى المكتوب متعمدا وفي منية المصلي ما يقتضيها فإنه قال

ولو أنشأ شعرا أو خطبة ولم يتكلم بلسانه لا تفسد وقد أساء وعلل الإساءة شارحها باشتغاله بما ليس من أعمال الصلاۃ من غیر ضرورۃ "یعنی: فقہاء نے مکتوب کی طرف قصداً نظر کرنے کی کراہت کو ذکر نہیں کیا اور منیۃ المصلی میں وہ ہے جو کراہت کا تقاضا کرتا ہے، انہوں نے کہا کہ اگر کوئی نماز میں شعر بنائے یا خطبہ ترتیب دے اور زبان سے کچھ نہ کہے، تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی اور اس نے بُرا کیا۔ منیۃ المصلی کے شارح نے بُرا ہونے کی وجہ یہ بیان کی کہ بلاضرورت نماز کے علاوہ افعال میں مشغول ہوا۔

(بحر الرائق، جلد02، صفحہ25، مطبوعہ کوئٹہ)

نماز میں اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق ردالمحتار ہے: "وببصره یکره تنزیھاأي من غیر تحویل الوجه أصلا "یعنی: بغیر چہرہ گھمائے آنکھوں سے اِدھر اُدھر دیکھنا مکروہ تنزیہی ہے۔

(ردالمحتار مع الدر المختار، جلد02، صفحہ495، مطبوعہ کوئٹہ)

امداد الفتاح میں آدابِ نماز کے بیان میں ہے: "ونظر المصلی سواء کان رجلا او امراۃ الی موضع سجودہ قائما، حفظالہ عن النظر الی مایشغلہ عن الخشوع "یعنی نمازی خواہ مرد ہو یا عورت اس کی نگاہ قیام کی حالت میں سجدے کی جگہ ہونا (مستحب ہے) تاکہ اس چیز کی طرف نظر کرنے سے حفاظت ہو جو خشوعِ نماز میں خلل ڈالے۔

(امداد الفتاح، صفحہ306، مطبوعہ کوئٹہ)

مفتی امجد علی اعظمی علیہ الرحمۃ بہار شریعت میں فرماتے ہیں: "کسی کاغذ پر قرآن مجید لکھا ہوا دیکھا اور اسے سمجھا، نماز میں نقصان نہ آیا، یوہیں اگر فقہ کی کتاب دیکھی اور سمجھی، نماز فاسد نہ ہوئی، خواہ سمجھنے کے لیے اسے دیکھا، یا نہیں۔ ہاں اگر قصداً دیکھا اور بقصد سمجھا، تو مکروہ ہے اور بلا قصد ہو، تو مکروہ بھی نہیں۔ یہی حکم ہر تحریر کا ہے اور جب غیر دینی ہو تو کراہت زیادہ۔"

(بہار شریعت، جلد01، صفحہ609، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نماز میں بلاضرورت اِدھر اُدھر دیکھنے کے متعلق اسی میں ہے: "اگر مونھ نہ پھیرے، صرف کنکھیوں سے اِدھر اُدھر بلا حاجت دیکھے، تو کراہت تنزیہی ہے اور نادراً کسی غرض صحیح سے ہو، تو اصلاً حرج نہیں۔"

(بہار شریعت، جلد01، صفحہ626، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

نیز نماز کے آداب بیان کرتے ہوئے فرمایا: "حالتِ قیام میں موضع سجدہ کی طرف نظر کرنا، رکوع میں پشتِ قدم کی طرف، سجدہ میں ناک کی طرف، قعدہ میں گود کی طرف۔" (بہار شریعت، جلد01، صفحہ538، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

واللہ اعلم ورسولہ اعلم عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

14 ربیع الثانی 1442ھ/30 نومبر 2020

نوٹ: دارالافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دارالافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے